

نمور مکانات بہ جلد و متفرآ و بخت مشتاق عطا شعلہ زگل باز ندانت
جن لوگوں کو اپنے اعمال کی جزا پر فخر ہے، وہ بہشت اور دوزخ کے جھگڑے
میں پڑے ہوئے ہیں۔ بہشت میں جانا چاہتے ہیں اور دوزخ سے بچتے ہیں، لیکن جس
شخص کو وجود باری تعالیٰ کی عطا کا عشق ہے، اس کے لیے شعلے اور پھول، بہشت
اور دوزخ میں تمیز کی کوئی وجہ نہیں۔

۴۔ شرح : اگرچہ دیوانے قید کر دیئے گئے، لیکن وہاں بھی باغ
کی یاد اُن کے دماغوں سے محو نہ ہو سکی۔ وہاں بھی انھوں نے اپنے پیرہن چاک
کر ڈالے۔ یوں پھول کے کھلنے کا جواب مہیا کر دیا۔

کنا یہ چاہتے ہیں کہ دیوانوں کا گریباں پھاڑنا اور دامن چاک کرنا پھولوں کی
یاد کا ثبوت ہے، وہ بھی تو اپنے دامن چاک کرتے ہیں۔

۵۔ شرح : اے غالب ! ابھی بہار کا موسم ہے، جس میں پھول
کھلتے ہیں اور شراب پی جاتی ہے۔ اس موسم کے رخصت ہونے میں ابھی کچھ
وقت باقی ہے۔ نصیحت کرنے والا چاہے تو ہم بتا سکتے ہیں کہ ہمارے دیوانہ
ہونے کا اصل بھید کیا ہے۔

مطلب یہ کہ دیوانگی کا راز فصل بہار ہی میں کما جاسکتا ہے۔ یہ فصل گزر
جائے گی تو اس راز کے چہرے سے پردہ کون اٹھائے گا۔

یہ غزل بھی اسی اور عرشی دونوں کے مجموعے میں شامل ہے۔



خود جان دے کے روح کو آزاد کیجیے
تا کہ خیالِ خاطر جلا د کیجیے
۱۔ شرح :
جان دے کر روح
کو گونا گوں غموں اور